رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

تاریخہائے اشاعت: ۷ و ۱۴ و ۲۱ و ۲۸

الحکم

ایڈیٹر:- شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

Digitized by Khilafat Library

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائے گی

(۱) عوام سے — (صہ)
(۲) خواص سے — (عہ)
(۳) ہندوستان سے باہر — (سہ)
(۴) غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے — (ہے)

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

نمبر — قادیان دار الامان ۲۸ فروری ۱۹۰۹ء مطابق ۷ صفر ۱۳۲۷ھ — جلد ۱۳

در مطبع مسیر پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے باہتمام طبع ہوا

اپیل

ہندو بیواؤں سے بڑھکر کون مصیبت زدہ ہے۔ بیچاریوں کی حالت کیسی ناگفتہ بہ ہے۔ اوّل تو خاوند کے مرجانے پر اُن کا کوئی محافظ نہیں رہتا۔ تس پر گھر میں انہیں صدہا قسم کی تکالیف جھیلنی پڑتی ہیں۔ گھر بھر اُن کی موجودگی کو نحوست کی نشانی خیال کرتا ہے۔ غرض ان کی حالت کو خیال کرتے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ان زندہ درگور مخلوق کی حالت پر رحم کھانا اور اُسے کچھ بہتر بنانے کی کوشش کرنا ہر ایک نیکدل ہندوستانی کا فرض ہے۔

اس خیال کو مدنظر رکھ کر پنجاب براہمو سماج نے امرتسر میں ایک ودھوا بھون قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لالہ سندر داس بھلا نمک والے رئیس امرتسر نے بہت مہربانی کرکے اس نیک کام کیلئے اپنا وسیع مکان عین وسط شہر میں سماج کے سپرد کیا ہے۔ اور لالہ کھانا صاحب سابق انسپکٹر ڈاکخانہ جات اور اُن کی اہلیہ صاحبہ کو اس بھون کا مہتمم مقرر کیا ہے۔ جو اصحاب لالہ صاحب موصوف سے واقف ہیں وہ خود خیال فرماسکتے ہیں۔ کہ اس کام کے لئے اُن سے موزوں مہتمم ملنا محال تھا۔

ابتدائی تعلیم سینے۔ پڑھنے۔ بُننے اور گوٹا اور جراب بنانے و دیگر مفید کام سکھلانے کا حسب ضرورت انتظام کیا جاوے گا بیواؤں کی ذات اور دیگر رسوم و رواج میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہوگی۔ جب تک کہ کسی بیوہ کے چال چلن اور خاندان وغیرہ کے متعلق پوری تحقیقات نہ کر لی جاویگی۔ اُس کو بھون میں داخل نہ کیا جاویگا۔

یہ بھی ذکر کردینا مناسب ہے۔ کہ بھائی کرپال سنگھ صاحب بی اے ممبر براہمو سماج کوئٹہ نے اس کار خیر کے لئے پانصد روپیہ کا عطیہ پنجاب براہمو سماج کو عطا فرمایا ہے۔ اور اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اور بھی فیاض طبع اصحاب اسی طرح ودھوا بھون کی امداد فرما کر پنجاب براہمو سماج کا ہاتھ بٹائیں گے۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے بھائی اس کار خیر میں کامیابی کے لئے ضرور پرارتھنا کریں گے۔

ہر ایک قسم کی امداد نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی۔

نیاز مندان

کانشی رام و دھرم داس سوری سیکرٹریان ودھوا بھون امرتسر۔ مقیم لاہور

چمن لعل ڈہینگرا بیرسٹرایٹ لا لوکل سیکرٹری امرتسر

دارالامان کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اب بہت عمدہ ہے۔ درد کمر کی شکائت تھی۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے خوش و خرم ہے۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب خلف اکبر حضرت میر ناصر نواب صاحب تین ماہ کی رخصت لیکر تشریف لائے ہیں۔ اور چونکہ حضرت صاحبزادہ صاحب علوم عربیہ کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اس لئے آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ امین کا چارج بھی لیا ہے۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار ہائی کلاس امتحان کے لئے امرتسر چلے گئے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔

۴۔ سردار بساوا سنگھ ناظم ریاست لیجے گرمعہ واپس تشریف لے گئے۔ ہسپتال میں انہوں نے سر دست پچاس روپیہ چندہ دیا ہے۔ اور اُن کی اہلیہ کی طرف سے زنانہ ہسپتال کے لئے پچاس روپیہ کا وعدہ ہوا ہے۔ سردار صاحب نے قادیان کے غرباء اور قابل امداد لوگوں کو مدد دیکر نیک دعائیں لیں۔ فی الحقیقت انسان اگر اپنی نوع کی ہمدردی نہیں کرسکتا۔ تو کسی کام کا بھی نہیں۔ سردار صاحب نے قادیان کے رفاہ عام کے کاموں میں دلچسپی ظاہر کرکے ہمدردی اور اعانت کا وعدہ کیا ہے۔

حلوہ سمنک

یہ حلوہ حکیم احمد دین طبیب خلف حکیم مولوی نیر انداتا صاحب ساکن سیالکوٹ نے تیار کیا ہے۔ اور اس کے خواص میں لکھا ہے۔ کہ وہ مقوی باہ و گردہ اور مقوی اعضار رئیسہ ہے۔ ایسا ہی درد کمر حار و ذیابیطس اور جریان مستورات کے لئے مفید ہے۔ میں نے خود اس کو استعمال کیا ہے۔ عام طور پر مفید پایا ہے۔ اس کی قیمت ۱۲ روپے فی سیر ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ منگوا کر استعمال کریں حکیم صاحب موصوف سے شفاخانہ احمدی متصل شوالہ شہر سیالکوٹ سے مل سکتا ہے۔

میونسپل گزٹ صدائے ہند لاہور

کارخانہ اخبار الحکم کی رعائتی اور جدید کتابوں کی میعاد

میں

اضافہ

۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء کے الحکم میں سیجیبرز ایڈیٹر کے بڑے بیٹے محمود احمد سلمہ اللہ الاحد کا ایک مضمون جو اُس کا پہلا مضمون ہے نکلا ہے۔ میں اس خوشی کے شکریہ میں رعائتی کتابوں کی قیمت کی میعاد کو جو ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو ختم ہوتی ہے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۰۹ء تک وسیع کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی اخبار الحکم کے پچھلے فائلوں کی قیمت میں بھی بہت رعائت کرتا ہوں۔ اخبار الحکم کے پچھلے فائل نہائت بیش قیمت اور نادر مضامین کا خزینہ ہیں جضرت اقدسؑ کے مکتوبات، الہامات۔ آپکے ملفوظات کے علاوہ بزرگان اُمت کے خطبے، سلیکچر اور خطوط اور ایڈیٹر الحکم کے لکھے ہوئے مضامین ہیں یہ فائل اب دوبارہ نہیں چھپ سکتے۔ اسلئے جو صاحب چاہیں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ اخبارات کے فائل صرف ۲۵ اس قیمت پر دیئے جاوینگے۔ جو اُن کے بالمقابل درج ہیں۔ تمام درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی۔ پی ہوگی لیکن اخبارات کے فائل طلب کرنے والوں کو قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنی چاہئے۔ اخبار الحکم کے پُرانے فائل جن کی صرف ۲۵ جلد پر رعائت ہے۔ اس کے علاوہ ہر سال کا فائل عہ رسالانہ قیمت پر ملیگا۔ ۱۹۰۱ء لغائت ۱۹۰۸ء اصل قیمت جس پر فروخت ہوتے رہے ہیں۔ ساٹھ روپیہ (للعہ) رعائتی قیمت صرف پچیس روپیہ (للعہ ۲۵) محصولڈاک بذمہ خریدار۔ صرف پچیس ۲۵ جلدوں پر رعائت ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔

مکتوبات احمدیہ جلد اول حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اچھوتی اور پرانی تحریروں کے سلسلے میں بالکل نایاب اور نادر مجموعہ۔ یہ مجموعہ مکتوبات آپ کی بعثت سے پہلے کا ہے۔ میں ان کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکتا۔ بجز اس کے کہ **تصوف اور معرفت** کا نایاب خزانہ ہے۔ اور عجیب و غریب مضامین ان میں درج ہیں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک **سیرۃ** کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ابتدا ہی سے آپ خدمتِ اسلام اور اشاعتِ اسلام کے لئے کسقدر جوش دل میں رکھتے تھے۔ یہ کتاب بالکل نئی چھاپی گئی ہے قیمت فی جلد صرف ۸ ر

حقیقت نماز۔ جس میں نماز کی حقیقت۔ ارکان نماز کا فلسفہ نہائت خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ نماز کے متعلق ضروری مسائل درج ہیں۔ تین سو صفحوں پر سیر کن بحث کی ہے۔ اور آخر میں قرآن مجید کے آخری پارہ کی چند سورتوں کی تفسیر ہے یہ کتاب ایسی ہے۔ کہ جس کی تالیف پر ایڈیٹر الحکم کو ناز ہے۔ قیمت فی جلد عہ ر رعائتی ۱۰ ار

اسماء الحسنیٰ۔ یہ کتاب حضرت باری عز اسمہٗ کی صفات اور اسماء کے متعلق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی جو تفصیل قرآن مجید میں آئی ہے۔ اُس کو بیان کیا ہے۔ قیمت ۵ ر رعائتی ۲ ر

سلک مروارید ہر دو حصہ۔ ایک مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ جو خصوصیت سے عورتوں کے لئے حضرت حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے ماتحت قصہ کے پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ اور اس قدر مقبول ہوا ہے۔ کہ تیسری مرتبہ چھاپنے کی ضرورت پڑی۔ ہر دو حصہ۔ قیمت ۸ ر رعائتی ۶ ر

اصلاح النظر۔ ایک آریہ کے جواب میں حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح کے خاص حکم سے لکھا گیا۔ صرف چند جلدیں باقی ہیں۔ کوئی رعائت نہیں۔

متفرق کتابیں

جن کی قیمت میں ۱/۴ کی رعائت کی گئی ہے۔ اصل قیمت درج ہے ۱/۴ لیا جاوے گا۔

مراۃ الجہاد مسئلہ جہاد پر مبسوط اور مفصل کتاب۔ لیکھرام آریہ مقتول کے رسالہ جہاد کا دندان شکن جواب تین سو سے زائد صفحوں کی کتاب۔ قیمت عہ ر

آریہ دھرم۔ آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے۔ اُن اعتراضات کا جو وہ اسلام پر کرتے ہیں۔ خصوصیت سے جواب دیا ہے۔ قیمت ۴ ر

نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے اسرار پر ایک لطیف تقریر فرمائی ہے۔ اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے۔ یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے۔ قیمت ۲ ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ۔ دوسری مرتبہ چھپا ہے۔ قیمت ۲ ر

فیصلہ آسمانی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے ہے۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ۲ ر

نور القرآن حصہ دوم۔ عیسائیوں کا عجیب رد۔ قیمت ۲ ر

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء۔ دارالامان میں دسمبر کے اواخر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا۔ جس میں حضرت نے تین زبردست تقریریں فرمائیں۔ قیمت عہ ر

خطبات کریمیہ قیمت ۴ ر۔ الانذار۔ قیمت ۴ ر۔ تفسیر سورۃ تبت۔ قیمت ۴ ر۔ سواء السبیل نمبر ایک آنہ۔ قصیدہ ضوابط الادعوۃ الحق نمبر ۲ قیمت ۹ پائی۔ مسلمانوں کا خدا اور اُس کے حضور دعا قیمت ار۔ نمونہ قرآن مجید قیمت ۳ ر

انوار احمدیہ مشین پریس میں یعقوب علی تراب کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا

حضرت فاضل امروہی کی تقریر

یہ وہ تقریر ہے جو آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء کو سالانہ جلسہ کی تقریب پر کی۔ حضرت فاضل امروہی نے خود اس خطبہ کو لکھا ہے۔ اور اس میں بعض امور مجملہ کی جو تنگی وقت کی وجہ سے بیان نہیں ہو سکے۔ مزید تصریح کر دی ہے۔ بہر حال وہ تقریر درج ذیل ہے۔ ایڈیٹر

۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء

ترک الزخارف لاخذ المعارف

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ھذا صراط مستقیم ولا یصدنکم الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ دوستو! یہ آیت ۲۵ پارہ سورہ زخرف میں ہے۔ اور باتفاق تمام مفسرین کے حضرت عیسٰی کے دوبارہ آنے کے واسطے ہے۔ اس میں کسی مفسر کا اختلاف نہیں۔ البتہ ان کے نزول ثانوی کے شان نزول میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ ہمارے مخالفین کا خیال ہے۔ مگر اب وہ خیال مخالفین کا تو دلائل یقینیہ نقلیہ اور نشانات آسمانی سے باطل ہو چکا اور براہین قطعیہ عقلیہ سے بھی اس کا فساد ظاہر و باہر ہو گیا۔ ملاحظہ فرمائے جاویں۔ کتب مصنفہ اور رسالجات مؤلفہ جو اس باب میں تالیف اور تصنیف ہوئے ہیں۔ اور صدہا نشانات آسمانی اور زمینی نے بھی اس خیال کو رد کر دیا ہے۔ جس سے بخوبی کسر صلیب واقع ہو جاتا ہے۔ اور مذہب عیسائی کا تو تمام استیصال ہو گیا اور ہو رہا ہے اور ہوتا رہیگا والحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ اور جو مسیح امت محمدیہ میں دوبارہ آنے والا تھا۔ وہ آ گیا اور اپنا کام کر کے رفیق اعلیٰ میں جا ملا اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اور ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس آیت میں بالضرور مسیح محمدی ہی کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ مگر اس شان سے۔ جیسا کہ ملا روم فرماتے ہیں کہ ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

قرآن مجید کی یہ ایک عجیب و غریب فصاحت اور بلاغت ہے کہ انبیاء سابقین اور ان کے خلفاء کا جو ذکر فرماتا ہے۔ تو مراد اس سے آنحضرت صلعم اور آپ کی امت یا خلفائے راشدین و مہدیین ہوتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار یہ آیت جو واسطے اعتبار کے ارشاد الٰہی ہے۔ وہ اسی لئے ہے۔ کہ ان قصص سے عبور کر کے آنحضرت صلعم کی صداقت اور حقیقت الی یوم القیام ثابت ہوتی رہے۔ اور لطف بر لطف یہ کہ اسی سورہ زخرف میں دجال کا بھی ذکر ہے اور ذکر دجال ہی ضروری ہوتا تھا لکل دجال عیسٰی میں یہاں پر مختصراً اس کا بیان کرتا ہوں۔ دوستو! غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ اس سورہ کا نام جو سورہ زخرف رکھا گیا ہے۔ وہ کیوں رکھا گیا۔ کیونکہ زخرف جس کی جمع زخارف آتی ہے۔ عربی میں دنیاوی زیبائش اور سونا اور تمام ملمع سازی و گلٹ سازی اور عمدہ عمدہ عمارات و مکانات منقش و مطلا اور دیگر اشیائے دنیویہ فانیہ کو کہتے ہیں۔ جو سب کے سب ہم سے جدا ہونے والی ہیں۔ اور ہم ان سے جدا ہونے والے ہیں۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ ان زخارف دنیویہ کی ترقی جس قدر کہ اس زمانہ آخری میں ہوئی ہے۔ وہ پہلے از ۱۳۰۰ میں ان کا تاریخ پتہ ہی نہیں دیتی۔ اب سوال پر یہاں پر یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ کا نام سورۃ زخرف کیوں رکھا گیا ہے۔ کیا اس سورۃ میں نعوذ باللہ ہم کو اس زخارف دنیوی اور دجالیت کی طرف رغبت کرنے کی ہدایت ہے۔ یا اس سے محبت کرنے کا ارشاد ہے۔ استغفر اللہ ثم نعوذ باللہ! اصل بات یہی ہے کہ چونکہ اس سورۃ میں مسیح محمدی کے دوبارہ آنے کا ذکر باتفاق مفسرین کے ہے۔ اسی لئے اس کے زمانہ کی طرف ایک بڑے اشارہ لطیفہ کے ساتھ نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ تاکہ مومن عبرت پکڑنے والے کو سورہ کے نام ہی سے پتہ لگ جاوے۔ کہ مسیح محمدی اس وقت آوے گا۔ کہ اس زخارف دنیوی کی ایسی کثرت اور ترقی اس آخر زمانہ میں ہوگی کہ کبھی پہلے ویسی ترقی نہ ہوئی ہوگی۔ پس مومن کامل کو لازم ہے۔ کہ ایسے زمانہ ترقی زخارف ارضی دنیوی میں ان زخارف کی طرف توجہ نہ کرے اور مسیح محمدی اور سلسلہ احمدیہ کی طرف بہمہ تن متوجہ ہو کر برکات آسمانی اور معارف قرآنی کو حاصل کرے اور یہ جو اقرار لیا جاتا ہے بیعت کنندہ سے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔ اس کا سر بھی یہی ہے۔ کہ اس زمانہ ترقی زخارف دنیوی میں ہر ایک انسان اس کو دیکھ کر اسی کی طرف مائل اور فریفتہ ہو جاتا ہے۔ ولنعم ما قیل ؎

ہمہ اندر زمن بتو این ست
کہ تو طفلی و خانہ رنگین ست

آیت متلو کا ترجمہ تفسیری تو انشاء اللہ تعالیٰ میں آخر میں کرونگا۔ کیونکہ وہ آیت باتفاق مخالف اور موافق کے مسیح موعود ہی کے بارہ میں ہے۔ مگر اولاً میں مناسب سمجھتا ہوں کہ دجال و دجالیت کا ذکر جس آیت میں ہے۔ اس کو مختصر بیان کروں۔ قال اللہ تعالیٰ ورحمۃ ربک خیر مما یجمعون ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون و لبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکئون و زخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والاٰخرۃ عند ربک للمتقین $\frac{25}{4}$ سورہ زخرف

یعنے اور تیرے رب کی رحمت یعنی وہ دین اسلام جو سید المرسلین اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔ ان تمام زخارف دنیوی سے بہتر ہے۔ جس کو وہ اکٹھا کر رہے ہیں۔ اور اگر یہ خیال نہ ہوتا۔ کہ سب لوگ ایک ملت کفر پر جمع ہو جاویں گے۔ تو جو لوگ رحمٰن کے منکر ہیں ان کے گھروں کی چھت ہم چاندی کی کر دیتے اور ان عمارات کے چڑھنے کی سیڑھیاں بھی چاندی کی کر دیتے۔ اور ان کے گھروں کے دروازے کے اور تخت و کرسیاں بھی چاندی کی بنا دیتے۔ جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے اور سونا مطلا اور دیگر آرائش اس پر کر دیتے۔ کہ مطلا اور مذاہب ہو جاتے۔ اور یہ جو کچھ زخارف ہیں۔ صرف زندگی دنیا کے سامان و اسباب ہیں اور آخرت کا گھر تیرے رب کے نزدیک صرف پرہیزگاروں کے لئے

ہی ہے۔ ف یعنی ان عمارات اور کوٹھیوں اور مال و جاہ کی شرافت عند اللہ کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ محض فانی ہیں اور سعادت دینی و اسلامی لازوال دولت ہے۔ جو باقی رہیگی پس ان تمام زخارف فانیہ کی عند اللہ کیا عزت ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ کہ دُنیا کے زخارف اور تجمل دیکھ کر سب یا اکثر ملت کفر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ تو ہم کفار کو جو خدائے رحمٰن کے منکر ہیں۔ آخرت کے بدلہ اسقدر دیتے کہ اُن کے گھروں کی چھتیں اور اُن کی سیڑھیاں چاندی کی کر دیتے۔ اور نیز اُن کے گھروں کے دروازے اور تکیہ لگا کر بیٹھنے کی کرسیاں اور تخت سب چاندی کے بنا دیتے۔ اور ان سب کو مطلا اور مذہب کر دیتے۔ مگر یہ سب دنیائے فانی کے چند روزہ کے زخارف ہیں۔ جو نادان ضعیف الایمان لوگوں کے لئے موجب غفلت از آخرت اور باعث فتنہ کا ہو جاتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے کسی نے ؎

ہمہ اندر زمن بتو این ست
کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر دُنیا کی قدر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی۔ تو کسی کافر کو سرد پانی بھی نہ دیتا رواہ الترمذی۔ اب دیکھو۔ کہ جو اس آئت کا مضمون ہے۔ اس کو یورپ کی کوٹھیوں اور عمارات عیسائی دنیا سے مقابلہ کرو کہ منکرین رحمٰن کے لئے کیسے تجمل اور آرائش اور سونے اور چاندی کے مطلا اور ملمع موجود ہیں۔ اور تمام دنیا الا ماشاء اللہ انہیں تجملات کی طرف جھکی ہوئی ہے✤۔ پس اس سے بڑھکر اور کیا دجالیت اور زخارف دنیوی کا سامان اور اسباب ہوگا۔ اور نیچری جو انہیں زخارف کو اسلام سمجھ رہے ہیں آ وہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام تو مٹ گیا۔ اب رہی یہ بات کہ اگر کوئی کہے کہ اس آئت کو کسی مفسر نے بھی اس زمانہ دجال کے لئے لکھا ہے یا نہیں۔ تو جواب اس کا یہ ہے۔ کہ ضرور لکھا ہے۔ چنانچہ تفسیر سراج منیر میں ارشاد فرماتے ہیں۔ قال البقاعی

ولا یبعد ان یکون ما صار الیہ الفسقۃ والجبابرۃ من زخرفۃ الابنیۃ وتذہیب السیوف وغیرہا من مبادی الفتنۃ بان یکون الناس امۃ واحدۃ فی الکفر قرب الساعۃ حتی لا تقوم الساعۃ علی من یقول اللہ او فی زمن الدجال لان من یبقی اذ ذاک علی الحق فی غایۃ القلۃ بحیث انہ لا عداد لہم فی جانب الکفرۃ لان کلام الملوک لا یخلو من حقیقۃ وان خرج مخرج الشرط فکیف بملک الملوک سبحانہ

حاصل ترجمہ یا مطلب اس عبارت تفسیر سراج منیر کا یہ ہے۔ کہ اگرچہ یہ مضمون آئت کا بطور شرط کے فرمایا گیا ہے۔ لیکن چونکہ کلام ملک علام مصداق کلام الملوک ملوک الکلام کا ہوتا ہے۔ لہذا اُس میں ایک رنگ پیشین گوئی کا بھی ہوا کرتا ہے۔ جو اپنے وقت معین میں واقع ہو جاتی ہے۔ پس یہ سب امور مندرجہ آئت کے قرب قیامت کے واقع ہو جاوینگے۔ کہ علاوہ دیگر کثرت زخارف دنیوی کے عمارات اور مکانات کفار و فجار کے ایسے ہی ہو جاویں گے۔ جیسا کہ آئت میں مذکور فرمائے گئے ہیں۔ اور جملہ ضعیف الایمان آدمیوں کی طبائع کا میلان ایسے ہی فتن کی طرف ہو جاویگا۔ جس کے سبب اللہ تعالیٰ کے احکام توحید وغیرہ اور دین اسلام سے محض غفلت اور جہالت واقع ہو جاویگی۔ اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہ رہیگا۔ اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی اب یہ سب امور مندرجہ آئت کے جو رنگ پیشین گوئی کا رکھتے ہیں۔ زمانہ دجال میں واقع ہو جاوینگے۔ اور چونکہ زمانہ دجالیت میں اہل حق بہت ہی اقل قلیل ہو ویں گے۔ لہذا بہ نسبت تعداد کفرہ فجرہ کے اہل حق کالعدم معلوم ہوینگے انتہی حاصل الترجمہ

فائدہ۔ یا ایہا الاحباب۔ واقعات زمانہ ہم کو خبر دے رہے ہیں۔ کہ تفسیر سراج منیر میں امام بقاعی صاحب کا قول جو کچھ ارشاد فرمایا گیا ہے۔ وہ ہو بہو اس زمانہ دجالیت میں واقع ہو رہا ہے۔ یورپ اور دیگر ممالک کی کوٹھیوں کو ملاحظہ فرمایا جاوے۔ کہ اُن کوٹھیوں کی چھتیں اور سیڑھیاں اور دروازے اور چوکیاں وغیرہ وغیرہ کیسی مذہّب اور مطلا ہوتی ہیں۔ کہ اُن پر نگاہ بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ اور پھر ایسے ہی زخارف دنیوی کو دیکھکر لاکھوں ضعیف الایمان مرتد ہو گئے اور پھر اس میں کیا شک ہے۔ کہ اہل حق جماعت احمدیہ باوجودیکہ چار لاکھ سے زیادہ ہوگی۔ مگر تاہم بحکم دلیل "کثر حکم الکل کے بمنزلہ کالعدم کے ہے۔ ہاں البتہ وہ وقت بھی آنے والا ہے۔ کہ بموجب پیشین گوئی مندرجہ آئت و نفخ فی الصور فجمعناہم جمعا کے اس جماعت کی بھی بڑی کثرت ہو جاویگی۔ کما قال اللہ تعالیٰ والہمہ المسیح الموعود وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ اس جگہ پر ایک سوال وارد ہوتا ہے۔ وہ معہ جواب کے لکھا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آئت مذکورہ میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ ان جملہ تجملات فانیہ اور زخارف دنیویہ کے دروازے تمام کفار پر اس لئے نہیں کھولے گئے۔ کہ ضعیف الایمان لوگ اس کو دیکھ کر ملت کفر پر سب جمع ہو جاوینگے۔ یعنی بعض کفاروں کو بھی مبتلائے تنگی و افلاس اس لئے رکھا ہے۔ کہ ضعیف الایمان لوگ فتنہ میں نہ پڑیں اور نہ یہ سمجھیں کہ ملت کفر ہی موجب موجود ہونے ان زخارف فانیہ کا ہے پس اگر اس کے بدلے میں تمام اہل اسلام پر ان جملہ تجملات فانیہ اور زخارف دنیویہ کے دروازے کھولے جاتے۔ تو تمام کفار ملت اسلام میں داخل ہو جاتے۔ کیونکہ وہ یہ خیال کرتے۔ کہ دین اسلام ہی باعث ان جملہ زخارف امور آسائش کا ہے پس ایسا کیوں نہ ہو۔ الجواب۔ اس صورت میں اجتماع آدمیوں کا ملت اسلام پر طلب دنیا کے لئے ہو جاتا۔ نہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے۔ پس ایسا اسلام اور ایمان جو طلب دنیا کے لئے ہو کس کام کا اسلام ہے۔ ایسا شخص تو پکا منافق ہوتا ہے۔ نہ کہ مومن۔ فلہذا حکمت الٰہی متقاضی ہوئی کہ مومن کا ایمان ابتغاء لوجہ اللہ تعالیٰ ہو۔ یعنی تابع دلیل قطعی کا ہووے۔ نہ طلب دنیا کے لئے ؎

رضینا قسمۃ الجبار فینا
لنا علم وللجہال مال

اب ہمارے احباب کو غور فرمانا چاہئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ادھر تو بموجب تفسیر امام بقاعی صاحب کے آیت مذکورہ سورۃ زخرف میں دجالی فتنوں کا بیان فرمایا ہے۔ اور اس کے زمانہ کے آثار اور علامات بھی ایک پیشگوئی کے رنگ میں مذکور فرما دیئے ہیں

✤ اور لاکھوں آدمی مرتد ہو گئے۔ اور ارتداد کا دروازہ جو کُھلا ہوا تھا سو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزول سے بند ہو چلا ہے۔

اور دوسری آیت سورہ زخرف میں مسیح موعودؑ کے نازل ہونے کی نسبت ارشاد فرمایا۔ کہ اس کا وجود بالضرور موجب قیامت کے علم کا ہوگا۔ یا خود وہ ایک علامت قیامت کی ہے۔ پس سورہ زخرف میں مسیح موعود اور مسیح دجال دونوں کا ذکر موجود ہے اس جگہ پر پوری آیات کا لکھدینا نہائت ضروری ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان ھو الا عبد انعمنا علیہ وجعلنٰہ مثلاً لبنی اسرائیل ولو نشاء لجعلنا منکم ملائکۃ فی الارض یخلفون وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا واتبعون ھذا صراط مستقیم یعنی ابن مریم تو صرف ہمارے بندوں میں سے ایک بندے ہی تھے۔ جن پر ہم نے انعام کیا تھا کہ پیغمبری عنائت فرمائی تھی۔ اور بنی اسرائیل میں ہم نے اُن کو ایک نمونہ اور مثل بنایا تھا۔ اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیتے۔ جو زمین میں خلافت کرتے اور بیشک وہ مثل بنی اسرائیل کا یعنی ابن مریم قیامت کے لئے موجب علم کا ہوگا۔ پس تم اس کی عبودیت میں ہرگز شک نہ کرو۔ اور میرا ہی اتباع کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ **فائدہ**۔ کتب لغات اور تفسیر کبیر وغیرہ میں لکھا ہوا ہے۔ کہ لفظ مَثَل کا معنی مِثل اور مثیل کے ہے۔ یہ تینوں لفظ یعنی مِثْل مَثَل اور مثیل ایسے ہیں کہ جیسے شِبْہ۔ شَبَہ اور شبیہ۔ اس جگہ پر جو اللہ تعالیٰ نے ابن مریم کے لئے لفظ مثل کا اختیار فرمایا ہے۔ اس میں اسی طرف اشارہ ہے۔ کہ ابن مریم کوئی انوکھا انسان نہیں تھا بلکہ اُس کی مثل اور مثیل اور بہت سے انسان ہو سکتے ہیں اور فی الحقیقت اگر لفظ مثل پر اگر غور کیا جاوے۔ تو اُس میں ایک تعدد اور کثرت ضرور پائی جاتی ہے۔ اگرچہ مَثَل میں فی الجملہ ایک غرابت بھی ہوتی ہے۔ مگر اُس میں تعدد بالضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ جس محل پر اُس قول غریب کا مصداق پایا جاویگا۔ اُسی جگہ پر وہ مثل بول سکتے ہیں۔ پس ابن مریم بھی جو بنی اسرائیل میں ایک مثل تھا۔ اُس کی مثل دوسرے لوگ بھی ہو سکتے ہیں واقعات بتلا رہے ہیں۔ کہ ابن مریم کے لئے یہ لفظ مثل کا جو فرمایا گیا ہے۔ وہ اپنے اندر ایک پیشین گوئی کا رنگ رکھتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمام شعرا اپنے معشوقوں اور محبوبوں کو اور نیز اطبا حاذق کو مسیحا لکھتے ہیں۔ اور کوئی شاعر مدت سے ایسا نہیں گذرا ہوگا جس نے اپنے معشوق خیالی اور طبیب حاذق کو مسیحا نہ لکھا ہو۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ بھی فرماتے ہیں ؎

کیا شک ہے تم کو ماننے میں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ابن مریم کو مثل قرار دیکر امت محمدیہ کی افضیلت کو ابن مریم پر اس طرح بیان فرماتا ہے۔ کہ اگرچہ بنی اسرائیل کے لئے عیسیٰ بن مریم بطور مثل کے ایک نمونہ ہماری قدرت کے تھے۔ جو مثل اُس کے اور بہت سے ہو سکتے ہیں۔ لیکن تم کو تو یہ فضیلت حاصل ہے۔ کہ اگر ہم چاہیں تو تم میں سے کچھ لوگوں کو فرشتے بھی بنا دیویں۔ جو زمین میں خلافت کریں۔ یعنے پھر ابن مریم کو امت محمدیہ سے کونسی بڑی فضیلت حاصل ہے۔ جس کو تم نے خدا یا خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔ اور بیشک وہ ابن مریم جس کو مثل کہا گیا ہے۔ آخر زمانہ میں علامت قیامت ہو کر آویگا۔ یعنے اُس کا مثیل تم میں سے آویگا۔ اور علم قیامت کا اُس کے وجود سے تم کو حاصل ہوگا۔ پس ابن مریم کی عبودیت میں اب کونسا شک باقی رہا ہے۔ کیونکہ اُس کے مثل تو بہت سے ہو سکتے ہیں بلکہ اُس سے بڑھکر امت محمدیہ میں تو فرشتے ہو سکتے ہیں۔ جو زمین میں خلافت محمد رسول اللہ صلعم کی کریں یہی اعتقاد رکھنا صراط مستقیم ہے۔ نہ یہ کہ اُس میں کوئی ایسی صفت ہو۔ جو کسی انسان میں نہ پائی جاتی ہو۔ آگے فرماتے ہیں کہ ابن مریم کی نسبت سوائے اس کے دوسرا اعتقاد رکھنا شیطانی تعلیم ہے۔ ولا یصدنکم الشیطان انہ لکم عدو مبین۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو اس صراط مستقیم سے روکے۔ کیونکہ شیطان تمہارا بڑا کھلا ہوا دشمن ہے

اب ہم یہاں پر حضرت اقدسؑ کی نسبت یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کی ذات بابرکات سے وہ علامات قیامت کی جو مندرجہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ تھیں معلوم ہو گئیں۔ جو پہلے اکابر علمائے مفسرین اور محدثین کو بھی منکشف نہ ہوئی تھیں۔ مثلاً اجتماع کسوف و خسوف کا رمضان شریف میں جو مہدی آخر الزمان کے لئے جو ہزار ہا برس کی کتابوں میں لکھا ہوا چلا آتا تھا۔ اُس کا مطلب محض غلط در غلط علما سمجھے ہوئے تھے کیونکہ وہ فہم قبل از وقوع پیشگوئی کے تھا۔ اور قبل از وقوع پیشگوئی اُس کا پورا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب بعد از وقوع کے حضرت اقدسؑ نے اس کو ایسا واضح اور منکشف فرما دیا۔ کہ مخبر صادق صلعم کی اس پیشین گوئی میں کسی طرح کا شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ دیکھو رسائل نور الحق وغیرہ کو۔ خاکسار نے بھی ایک رسالہ اس بارہ میں القول المعروف فی اجتماع الکسوف والخسوف لکھا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ ابھی تک طبع نہیں ہوا۔

آخر زمانہ میں جو سواری ریل کی خبر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں لکھی ہوئی چلی آتی تھی وہ بھی ایک راز سربستہ ہی تھا۔ اب اس پیشین گوئی کو مشاہد کرا دیا گیا۔ مثلاً حدیث صحیح مسلم میں مسیح موعود کے ذکر میں ارشاد نبوت ہے کہ ویترک القلاص فلا یسعی علیھا یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں سواری عمدہ عمدہ جوان اُونٹنیوں کی بھی ترک کر دی جاویگی۔ اور اُن پر دوڑ دھوپ نہ کی جاوے گی۔ یا اس کی نسبت قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ واذا العشار عطلت۔ یعنی ایک ایسا وقت آویگا کہ دس مہینے کی گیابن اونٹنیاں معطل اور بیکار کر دی جاویں گی۔ یہ اونٹنیوں کا متروک کر دینا یا معطل کیا جانا سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیونکر ہوگا۔ آپ نے واضح کر دیا تھا۔ کہ مراد اس سے جہاز ریلوے وغیرہ ہے۔ کہ جس سے اونٹنیوں کی سواری بیکار ہو گئی اور ہو جاویگی۔ اس آیت میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ جس کا حل کرنا اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ عشار جمع عشراء کی ہے۔ عشراء اُس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے حمل پر دس مہینے گذر گئے ہوں۔ یہاں تک کہ وضع حمل کرے۔ جو پورے ایک برس میں وہ وضع حمل کرتی ہے۔ پس اس صفت کی اونٹنی تو جب سے اُونٹ کی پیدائش ہوئی ہے۔ سواری سے بھی بیکار ہو جاتی ہے اور دودھ بھی نہیں دیتی۔ تو پھر اس امر کو مسیح موعود کے زمانہ سے کیا خصوصیت رہی۔ اور اگر بموجب قول مفسرین کے زمانہ قیامت کے لئے مخصوص کریں۔ تو بھی یہ تخصیص صحیح نہیں ہو سکتی۔ اور ریل کے نکلنے سے تو جملہ سواریاں بیکار ہو گئیں۔ نہ اونٹنی کی تخصیص صحیح اور نہ اونٹ کی تخصیص ٹھیک ہو سکتی ہے۔ پس یہ مضمون آیت کا صحیح نہیں ہو سکتا ہے یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دونان تو جملہ در دہانند۔ الجواب تفسیر سراج منیر میں لکھا ہے کہ واذا العشار عطلت بعید

ایک مثل کے فرمایا گیا ہے یعنی العشار عطلت اُس وقت کہا جاتا ہے۔ کہ جب کوئی بڑی مفید شے نکمی ہو جاوے۔ جیسا کہ بطور مثل کے فرمایا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ جیسا کہ فلا اقتحم العقبة ہے۔ مراد اُس سے یہ ہے۔ کہ خیرات و مبرات کرنا مثلاً غلام کا آزاد کرنا یا یتیموں اور مساکین کو کھانا کھلانا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور بہت دشوار ہیں اور دشواری میں ایسے ہیں جیسا کہ کسی پہاڑ کی گھاٹی دشوار گذار میں داخل ہو کر چلنا اور چڑھنا۔ پس مراد العشار عطلت سے یہ ہوئی۔ کہ ایک وقت ایسا آنیوالا ہے۔ کہ مثل العشار عطلت کی صادق آجاویگی۔ یعنی جیسا کہ عشار پر ایک ایسا وقت آجاتا ہے۔ کہ نہ وہ سواری کے قابل رہتے ہیں۔ اور نہ وہ دودھ دیتی ہیں۔ اسی طرح جملہ عمدہ عمدہ سواریاں محض بیکار ہو جاویں گی۔ اور اس وقت یہ مثل صادق آجاوے گی کہ العشار عطلت۔ سبحان اللہ اس آیت میں اس مطلب کو کیسے پیرایہ اور مطلب میں مثل بیان فرمایا ہے۔ اگر یہ کلام بطور مثل کے نہ ہوتا۔ تو پھر ایک مہمل کلام ہو جاتا۔ اور تخصیص در تخصیص کی کوئی وجہ نہ ہوتی۔ اوّل تو نر کی تخصیص مادہ کے ساتھ اور مادہ کی تخصیص دس مہینے کی گابھن ہونے کے ساتھ اور پھر علاوہ اس سب پر یہ کہ ریل کے نکلنے سے تو تمام ہی سواریاں بیکار ہو گئیں۔ اونٹنی یا اونٹ کی تخصیص کیوں فرمائی گئی۔ مگر جبکہ یہ کلام بطور مثل کے فرمایا گیا ہے۔ تو اب کوئی اعتراض باقی نہ رہا۔ بلکہ ایک عجیب بلاغت اور فصاحت حاصل ہو گئی۔ فسبحان من انزل القرآن

اور مثلاً یہ پیشین گوئی مندرجہ قرآن مجید تھی کہ وان من قریة الا نحن مهلكوها قبل يوم القيامة او معذبوها عذابا شديدا كان ذلك في الكتاب مسطورا۔ جو کہ وقوع طاعون عالمگیر سے آپ نے حل فرما دی۔ جو براہین احمدیہ وغیرہ کتابوں میں بھی الہاماً درج ہوئی تھی۔ اور دیگر صدہا پیشین گوئیاں جو نمونۂ قیامت تھیں۔ اور آپ نے الہاماً اپنی کتابوں میں تحریر فرمائی تھیں، وہ کچھ تو آپ کی حیات میں واقع ہو گئیں تھیں۔ اور کچھ اب بعد وفات شریف کے واقع ہو رہی ہیں۔ جن سے ہر ایک سلیم مزاج کو علم قیامت کے وقوع میں کسی طرح کا شبہ باقی نہیں رہ سکتا پس یہ علم قیامت کا دینا آپ ہی کا خاصہ تھا۔ جو واقعات سے ہم کو مشاہدہ ہو چکا۔ آپکا وجود باجود انه لعلم للساعة کی ایک تفسیر کبیر تھا۔ اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد الخ

اور اگر غور کیا جاوے۔ تو علم الیقین قیامت کا ہی آدمیں تمام اعمال صالحہ کی جزاء اور جملہ افعال طالحہ کی سزا واقع ہونی ضروری ہے، باعث بجالانے اوامر اور ترک کرنے نواہی الٰہی کا ہے۔ پس اس لئے اس زمانہ آخری میں آپ کے وجود کو مصداق انه لعلم الساعة کا اللہ تعالیٰ نے گردانا کہ انسان اس علم الیقین کو حاصل کر کے اپنی غفلت کو ترک کرے۔ اور لطف بر لطف یہ ہے۔ کہ آئندہ آیات میں دوبارہ پھر عیسیٰ ابن مریم کا ذکر ہی فرمایا ہے اور وہ سوانح اور حالات بیان فرمائے ہیں۔ جو اس مسیح موعود محمدی اور مسیح موسوی میں مشترک ہیں چنانچہ علاوہ سابق کے مکرر فرماتے ہیں ولما جاء عيسى بالبينات قال قد جئتكم بالحكمة ولابين لكم بعض الذي تختلفون فيه فاتقوا الله واطيعون

اب دیکھو کہ اس زمانہ آخری مسیح موعود نے کیسے کیسے واضح معجزات اور کھلے ہوئے نشانات واقع ہوئے ہیں۔ جو پہلے اس سے زمانہ تیرہ صدی میں کبھی واقع نہیں ہوئے ہیں اور اس زمانہ علم و حکمت میں حضرت مسیح موعود نے کیسے علوم دینی اور حکمتیں قرآنی بیان فرمائی ہیں جو مصداق ہیں ومن اوتی الحكمة فقد اوتی خيرا كثيرا کے اور اسی امر پر زیادہ تر زور دیا ہے۔ جس میں اختلاف تھا۔ اور فیصلہ کیا ہے جو مختلف فیہ تھا۔ کیونکہ وہ تو حکم ہو کر آیا تھا۔ پس اس پر بھی اگر کوئی تقویٰ اور اطاعت الٰہی بجا نہ لاوے۔ تو اُس کی بڑی ہی شقاوت ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان الله هو ربي وربكم فاعبدوه هذا صراط مستقيم۔ اس زمانہ آخری میں جو لوگوں نے تمام زخارف فانیہ دنیویہ کو اپنا معبود قرار دے لیا ہے۔ لہذا حکم ہوتا ہے۔ کہ ان معبودات باطلہ کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا رب حقیقی گردانو۔ کیونکہ دخول جنت اور اس کے قرب کا یہی ایک صراط مستقیم ہے کما قال ورحمت ربك خير مما يجمعون۔ آگے ارشاد ہوتا ہے فاختلف الاحزاب من بينهم فويل للذين ظلموا من عذاب يوم اليم۔ یعنی مسیح کے بعد تمام بڑے

بڑے گروہ بوجہ اپنے تعصب اور عناد کے مختلف ہو گئے کسی نے اس کی تکفیر کی۔ اور کسی نے اُس کو سب و شتم کیا اور کسی نے اُس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اور کسی نے عدالتوں میں مقدمات فوجداری و دیوانی کے اُس پر قائم کئے۔ لیکن اُس کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوا خرابی اور ویل اُن ہی ظالموں پر واقع ہوئی۔ جو اُن کے معاند تھے۔ کچھ طاعون سے ہلاک ہوئے اور کچھ زلازل سے تباہ ہوئے۔ کچھ سیلاب سے غرقاب ہوئے۔ کیونکہ الیسی برکات کا نتیجہ دنیا میں ہی ملا کرتا ہے بالآخر ارشاد ہوتا ہے۔ هل ينظرون الا الساعة ان تاتيهم بغتة وهم لا يشعرون۔ یعنی جبکہ مسیح موعود کے ذریعہ سے علم ساعة اور قیامت کا مشاہدہ واقعات سے یقین کے درجہ کو پہنچ گیا۔ معہذا پھر بھی وہی ظلم اور غفلت اسلام سے چلی جاتی ہے۔ باوجودیکہ بڑی سرعت اور کثرت سے ویل اور خرابی بھی واقع ہو چکی۔ تو اب کیا قیامت کبریٰ کا انتظار ہے۔ جو ظلم و غفلت کو ترک نہیں کرتے۔ مگر وہ تو یکایک اور بغتةً آموجود ہوگی۔ اور اُن کو خبر تک نہ ہوگی۔ پھر توبہ کیونکر کر سکیں گے نعوذ باللہ منہ،

ناظرین کو اس بیان سے ثابت ہوا ہوگا۔ کہ سورہ زخرف میں دو مسیحیوں کا ذکر ہے۔ ایک تو مسیح الزخارف ہے اور دوسرا مسیح المعارف یہ دونوں موعود اس زمانہ آخری میں آنے والے تھے۔ مسیح الزخارف جو دوسرے لفظوں میں مسیح دجال ہی ہے۔ وہ تو بذریعہ زخارف فانیہ دنیویہ کے اپنے مذاہب کو ترقی دیتا ہے۔ اور اس کو ہر وقت زخارف سے ہی مس و مسح ہوتا ہے۔ اور ضعیف الایمان لوگ بسبب طمع انہیں زخارف دنیویہ کے اس کے پیرو اور مرید ہو جاتے ہیں کیونکہ مسیح الزخارف طرح طرح کی تحریف اور مکر اور تلبیس حق بالباطل و تلبیس الباطل بالحق اور فریب سے کام لیتا ہے اور جہاں تک اس کا دجل چل سکتا ہے۔ اُس سے باطل کی تائید کرتا ہے۔ یہ مسیح الزخارف مندرجہ سورہ زخرف وہ ہی مسیح دجال ہے جس کا ذکر احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ اور اُس کا کام بہمہ تن اپنے تمام کاموں میں تزویر اور فریب دینا ہے اور دوسرا مسیح مسیح المعارف ہے۔ جس کو ہر آن اور ہر وقت حقائق اسلامیہ او معارف قرآنیہ سے مس و مسح رہتا ہے۔ اور ہر ایک امر اپنا تمام اسباب ارضی کو ترک کر کے خدائے تعالیٰ کو ... سکے سپرد کرتا ہے۔ اور قطع اسباب کر کے دعا پر اپنا زور ڈالتا ہے

اور اسباب سے مسبب کی طرف دوڑتا ہے۔ اور یہی وجہ اللہ تعالیٰ کی تائید بھی ہر ایک وقت اس کو مس و مسیح کرتی رہتی ہے۔ اور اس کا کام حق کی مدد کرنا اور اُن غریقوں کو بچانا جو دریائے ناپیدا کنار زخارف دنیوی میں ڈوبے اور پھنسے ہوئے ہیں۔ اے ہمارے ناظرین اور سامعین تم مسیح المعارف کا اتباع اور پیروی کرنا چاہتے ہو۔ یا مسیح الزخارف کا اتباع۔ اگر تمہاری توجہ ایسے ہی مکانوں کی طرف ہے۔ جو آیت زخرف میں مذکور ہے تو تم عنداللہ مسیح المعارف کے پیرو نہیں کہلا سکتے۔ اگرچہ تم نے بیعت بھی کر لی ہو۔ اور یہ اقرار بظاہر کر لیا ہو۔ کہ دین کو دنیا پر ہم مقدم کریں گے اور اگر تمہارا دعویٰ سچا اتباع مسیح المعارف کا ہے۔ تو پھر تم کو عمارات طولیہ کی تعمیر کی ہر وقت کیوں فکر لگی ہوئی ہے۔ معارف دینی جو مدرسہ عربیہ دینیہ کی اقامت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کی طرف خالص توجہ کیوں نہیں ہوتی ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ ان مکانوں اور کمروں میں جو ہمارے ہر چہار طرف نظر آ رہے ہیں قرآنی تفاسیر کا درس ہوا کرتا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث ان کمروں میں کھلی ہوئی رکھی ہوتیں اور طلبا ان کو پڑھتے ہوتے۔ ہاں ابھی ایک وجود باجود ایسا موجود ہے۔ جس کو ہر وقت درس قرآنی اور تدریس کتب احادیث کے شغل کے سوا اور کوئی شغل ہی نہیں ہے۔ یا بحکم **خیر الناس من ینفع الناس** کے علاوہ دیگر نفع رسانی خلائق کے بیماروں کا علاج معالجہ کرتا رہتا ہے۔ مگر وہ تو اس مدرسہ سے علیحدہ ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ نہ ہو۔ تو پھر اس مدرسہ میں سوائے انٹرنس پاس کے کونسی تعلیم قرآن و حدیث کی باقی رہی۔ اب بتاتا ہوں کہ وہ کون ہے؟ وہی تو ہے۔ جس کے ہاتھ پر ہم سب نے بیعت کی ہے۔ یعنی خلیفۃ المسیح جس کا نام اسم بامسمّی نور دین ہے حضرت اقدسؑ اس کی نسبت فرماتے ہیں ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

ہم نے اُس کی خلافت راشدہ اور تامی نبوت ہونے پر ایک رسالہ **القول الصحیح فی استخلاف خلیفۃ المسیح** تحریر کیا ہے اُس میں سے بعض ادلہ یہاں پر بھی تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

دلیل اول۔ یہ خلافت تامی نبوت ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح جو مشکوۃ شریف میں ہے۔ بروایت احمدؒ و بیہقی موجود ہے۔ اس حدیث میں زمانہ آخری کی نبوت کے لئے ایک عظیم الشان پیشگوئی موجود ہے۔ اس حدیث کے آخر الفاظ یہ ہیں۔ **ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ**۔ اس حدیث میں آنحضرت صلعم نے اپنے زمانہ بعثت سے لیکر آخر زمانہ مہدی تک کے امور مہمہ کو بیان فرمایا ہے۔ اور شارحین معتمدین مثل ملا علی قاری وغیرہ کے مرقاۃ وغیرہ میں اس کی شرح یوں تحریر فرماتے ہیں کہ **الظاہر ان المراد ان عیسیٰ ھو المہدی**۔ اور یہ امر تو ظاہر ہے۔ کہ تمام اراکین انجمن احمدیہ کے جو جانشین حضرت اقدسؑ کے ہیں۔ حضرت اقدسؑ کو مسیح موعودؑ اور مہدی معہود اعتقاد کرتے ہیں۔ جن کی نبوت ماتحت نبوت حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلعم کے تھی۔ اور تمام سلسلہ احمدیہ کو یہ بھی مسلم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ جانشین حضرت اقدسؑ کے ہی ہے اور ویسے ہی اہل حل و عقد ہیں۔ جو حضرت صلعم کی وفات کے بعد اہل حل و عقد تھے۔ کیونکہ حضرت اقدسؑ نے اُن کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان جملہ اراکین صدر انجمن نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر خود بھی بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ بیعت کی۔ اور دوسرے تمام جماعت کے احمدیوں سے بھی بیعت کرائی۔ پس یہ خلافت بھی ویسی ہی ہوئی۔ جیسا کہ حضرت صدیق اکبر کی خلافت تامی نبوت اہل حل و عقد کے بیعت کر لینے سے واقع ہوئی تھی۔ اور قصہ اس بیعت کا یہ ہے۔ کہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اکملہ اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا اور نیز دیگر معتمدین اہل الرائے نے خاکسار کو معرفت حضرت شیخ یعقوب علی صاحب کے دولت خانہ جناب نواب محمد علی خان صاحب میں طلب فرمایا اور حضرت خواجہ ممدوح الشان نے خاکسار سے مخاطب ہو کر یہ ارشاد کیا کہ جس طرح پر بعد وفات شریف نبی کریم صلعم کے قبل تجہیز و تکفین کے اہل حل و عقد نے حضرت صدیق اکبر کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔ اُسی سنت اسلامی کے مطابق ہم چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مولانا نور الدین صاحب کے ہاتھ پر آپ اور ہم سب بیعت کر لیویں۔ تاکہ بروز محمدیؐ کی وفات کے بعد خلافت حال بھی بروزِ خلافتِ راشدہ خلفائے راشدین کی ہو جاوے۔ جس پر خاکسار نے عرض کیا تھا۔ کہ خاکسار تو حضرت مولانا صاحب کو اول ہی سے ایسا ہی اعتقاد رکھتا ہے اور بمقام لاہور بھی بعد وفات حضرت جری اللہ کے اُن کی خدمت میں عرض کر چکا ہے کہ **انت صدیقنا و نحن تابعوک**۔ اور آپ لوگوں کو خبر ہو گی۔ کہ خاکسار تو حضرت اقدسؑ کی حیات بابرکات میں بھی مولانا صاحب کو صدر انجمن کا امیر شرعی ہونا اعتقاد کرتا تھا۔ جس پر حضرت نواب صاحب بہادر نے تصدیق فرمائی۔ کہ ہاں یہ قصہ امارت شرعی کا خود آپ کی طرف سے واقع ہوا تھا۔ مجھ کو بھی معلوم ہے۔ ہاں میں اس قدر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس جلسہ میں حضرت صاحبزادہ عالیشان میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب انبتہ اللہ نباتاً حسناً کا تشریف رکھنا بھی ضروریات سے ہے جس پر حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح الشان باغ مقبرہ بہشتی سے بلوائے گئے تھے۔ پھر بعد التیا و التی باغ ہی میں جملہ اراکین صدر انجمن احمدیہ اور تمام حاضرین جماعت احمدیہ نے جن کی تعداد ہزاروں تھی۔ حضرت مولانا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ دیکھو پرچہ ۲۔ جون ۰۸ء کو کہ اس میں تمام اراکین جماعت کے دستخط واسطے اطاعت اور فرمانبرداری حضرت خلیفۃ المسیح کے موجود ہیں۔ اور خاکسار کی طرف سے ایک بیعت نامہ زبان عربی میں معہ ترجمہ اخبار الحکم اور بدر میں طبع بھی ہوا ہے۔ معہ ذکر بعض فضائل حضرت مولانا صاحب ممدوح الشان کے۔ پس یہ خلافت بھی تامی نبوت ہوئی۔ کہ جو اہل حل و عقد یعنی صدر انجمن احمدیہ کے اہل الرائے کی سعی اور کوشش سے بعد وفات حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ویسے ہی واقع ہوئی۔ جیسی کہ خلافت صدیقی واقع ہوئی تھی۔ پس مولانا صاحب ممدوح صدر انجمن احمدیہ کے بھی مطاع اور مقتدا ہو گئے اور اُن کا حکم ویسا ہی نافذ ہو گا۔ جیسا کہ حضرت صدیق اکبر کا حکم جملہ اہل حل و عقد پر نافذ تھا۔ وہو المدعا۔

دلیل دوم۔ جس طرح نبوت اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ **واللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ**۔ اسی طرح خلافت راشدہ تامی نبوت کا بھی انتخاب خدائی ہی ہوتا ہے۔ آیت استخلاف اس مدعا کیلئے ایک بڑی دلیل قوی ہے۔ کہ جملہ امور متعلقہ خلافت راشدہ مندرجہ آیت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی طرف مسند فرمایا ہے۔ **وعد اللّٰہ لیمکنن و لیبدلن ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون**۔ اسی لئے آنحضرت صلعم نے کسی خاص شخص کی خلافت پر تنصیص نہیں فرمائی۔ کیونکہ یہ تو انتخاب خدائی پر موقوف تھی۔

اور اسی لئے حضرت اقدس نے بھی کسی خاص شخص کی خلافت پر تنصیص نہیں کی اور یہی سر تھا اس امر میں کہ کل افراد انجمن نے خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی اور دوسرے لوگوں کو بھی ترغیب بیعت کی دلائی۔ اگر یہ انتخاب خدائی نہیں تھا۔ تو ایسا کیونکر واقع ہوا اور کونسا محرک موجود تھا۔ جو سب کے دلوں کو اس طرف ایک قوی جذب کے ساتھ کھینچ کر لے آیا۔ اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ درمیان انتخاب خدائی اور انتخاب بشری کے جو فرق ہے۔ خواہ وہ انتخاب نبی ہی کا انتخاب کیوں نہ ہو اس کو ظاہر کردوں:-

انتخاب خدائی کا کالم

۱؎ آئینہ کمالات میں حضرت اقدس حضرت مولانا صاحب کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں۔ ولا شک انہ ینور من انوار مشکوٰۃ النبوۃ ویاخذ نورا من نور النبی صلعم۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ایسا ہو۔ کہ جو شخص ایسا ہو۔ کہ انوار مشکوٰۃ نبوت سے وہ نور حاصل کرے۔ وہی تو صدیق ہوتا ہے۔ اور خلافت راشدہ کے لئے وہی سزاوار اور لائق ہے۔

۲؎ اطال اللہ عمرہ فی طاعتہ ورضاہ وجعلہ من المقبولین۔ اسی مقام میں حضرت اقدس ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جس قدر دعائیں میں نے حضرت مولانا صاحب کیلئے کی ہیں۔ الہاماً معلوم ہوا ہے کہ بالیقین وہ سب کی سب قبول ہو گئی ہیں۔ اور واقعات نے بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت مولانا صاحب کی

انتخاب بشری کا کالم

انجمن خدا کے خلیفہ کا انتخاب ہے۔ پس انتخاب بشری ہوا اس کی نسبت حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء اندیشہ ناک ہیں۔ چنانچہ رسالہ الوصیت صفحہ ۱۳ میں تحریر فرماتے ہیں ۱؎ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے۔ اور جماعت کیونکر پیدا ہو گی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جاویں۔ وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے یقینی طور پر وہ سب کچھ فرما دیا۔ جو کالم اوّل میں لکھا ہوا ہے بلکہ اسی رسالہ الوصیت میں آپ ہی کو امین مقرر کر دیا ہے۔ ببین تفاوت

انتخاب خدائی کا کالم

عمر حضرت اقدس کی وفات کے بعد اس قدر دراز ہو گئی کہ آپ بعد وفات شریف کے زندہ رہے۔ اور منجانب اللہ خلیفۃ المسیح ہو گئے۔ اور جملہ اراکین نے بیعت کی۔

۳؎ نسئل اللہ تعالیٰ ان یبارک فی عمرہ وصحتہ الثروۃ لبشرح صدرہ۔

۴؎ ما نفعنی مال احد کمالہ الذی اتاہ لوجہ اللہ ویؤتی من سنین اسی کے قریب حضرت رسول مقبول صلعم نے حضرت صدیق اکبر کے واسطے ارشاد فرمایا تھا۔ پس جس طرح پر حضرت صدیق اکبر بعد حضرت نبی کریم کے خلیفہ ہوئے۔ بعد وفات حضرت اقدس کے بھی وہی خلیفہ ہونا چاہئے تھا۔ جس کے حق میں وہی الفاظ نبی کے ارشاد فرمائے گئے ہیں ۵؎ وبنائی حرسی انہ من عباد اللہ المنتجبین فھو فخر المسلمین واقعات نے بھی ثابت کر دیا کہ آپ ہی منتخب یا منتجب تھے۔ ۶؎ اید ببقائہ الاسلام والمسلمین۔ بشرح نمبر ۲ سابق مامور من اللہ کی یہ پیشین گوئیاں ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات بابرکات سے پوری ہو گئی ہیں تفصیل ان کی القول الصحیح میں لکھی گئی ہے۔ پس انتخاب خدائی ایسا ہی ہونا چاہئے

انتخاب بشری کا کالم

راہ از کجا است تا بکجا صفحہ ۲۳ پر رسالہ الوصیت میں افراد انجمن کے حق میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ۲؎ انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے۔ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور پارسا طبع اور دیانت دار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہو گا۔ کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے۔ یا یہ کہ وہ دیانت دار نہیں۔ یا یہ کہ وہ ایک چال باز ہے۔ اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہو گا۔ کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کر دے۔ اور اس کی جگہ اور مقرر کرے۔

ف بخلاف اس کے نور دین کے لئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ؎ چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دین بودے ✤ ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے۔

حضرت اقدس اس شعر میں بڑی آرزو کے ساتھ چہ خوش بودے فرما کر تمنا کرتے ہیں۔ کہ اگر ہماری جماعت اور امت میں سے جس میں

انتخاب خدائی کا کالم

جس کی نسبت حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں کہ یہ امر محقق ہے نہ مظنون۔

ناظرین کو ان دونوں کالموں کے ملاحظہ سے بخوبی ثابت ہو جاویگا۔ کہ خلافت راشدہ جو تالی نبوت ہوتی ہے اس کی کیسی بڑی وقعت عند اللہ ہے کیونکہ وہ تو انتخاب خدائی ہوتا ہے۔ جو علیم مافی الصدور اور خبیر تمام مخفی امور سے ہوتا ہے۔ اور انتخاب بشری اگرچہ نبی اللہ ہی کا ہو۔ پورے طور پر حجت شرعی نہیں ہوتا کیونکہ خود نبی اللہ کو اپنے انتخاب میں فکر اور تردد رہتا ہے کہ مبادا اس میں کوئی نقص واقع ہو جاوے۔ فتدبر ولا تکن من الغافلین

انتخاب بشری کا کالم

جس میں افراد انجمن بھی داخل ہیں نور دین جیسا ہر ایک آدمی ہوتا۔ لیکن یہ امر تو جب ہی ہوتا کہ ہر ایک متنفس کا دل ایمان والیقان سے لبریز ہو جاتا۔ لیکن کل افراد کی نسبت تو یہ امر خلاف سنت اللہ ہے۔

۳؎ حضرت اقدس نے رسالہ الوصیت میں بھی انجمن میں کم سے کم دو ایسے عالموں کا موجود ہونا فرض کر دیا ہے۔ جو علوم قرآنی اور حضرت اقدس کی کتب متبرکہ سے بخوبی واقف ہوں کیونکہ دوسری جگہ پر اجتہاد انجمن کا کسی مسئلہ اور فیصلہ میں کافی یا قطعی تحریر فرما دیا ہے پس اگر انجمن میں کم سے کم دو عالم مجتہد نہ ہوں تو پھر اجتہاد کا کافی ہونا چہ معنی دارد کیونکہ اجتہاد کی شرائط میں سے تو علوم دینیہ کا وجود ہونا ضروری ہے۔ فتدبر ولا تکن من الغافلین

نمبر ۲۸۵ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۰۹ء

انجمن حمایت اسلام لاہور

جناب من ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم :- مندرجہ ذیل مضمون درج اخبار فرما کر ممنون فرما دیں۔

خاکسار شمس الدین جنرل سکرٹری

جیسا کہ رسالہ انجمن میں شائع ہو چکا ہے۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کا چوبیسواں سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں جو ۹ اپریل سے ۱۲ تک ہوں گی منعقد ہو گا اس جلسے کو نہایت شاندار اور بارونق بنانے کی ابھی سے کوشش کی جا رہی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جلسہ گذشتہ جلسوں سے اس دفعہ ہر طرح اور ہر پہلو سے بے نظیر ہو گا جملہ اہل اسلام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی شمولیت سے اس جلسے کو رونق بخشیں اور انجمن کی روز افزوں ضروریات کے لئے کافی سرمایہ بہم پہونچاویں اور جو کام رفاہ عام کے لئے رسالہ انجمن کے ذریعہ مختصراً بہ خواست کیجاویگی۔ خاکسار شمس الدین جنرل سکرٹری

مختصر نوٹ

مذہبی تعلیم اور کنڈر گارٹن

پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے مذہبی تعلیم کو بھی کنڈر گارٹن کے اصول پر جاری کرنے کی تحریک کی ہے۔ اور وہ اس تحریک کو اسلامیہ سکولوں کے اُستادوں اور منیجروں کی کانفرنس میں جو مئی ۱۹۰۹ء میں بمقام علی گڈھ ہوگی۔ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اسلامیہ سکولوں کے منیجر اور مدرس اس کانفرنس میں کیا رائے دیں گے۔ اور کانفرنس کس نتیجہ پر پہنچے گی۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ یہ سوال دلچسپ اور قابل غور ضرور ہے۔ مذہبی تعلیم کہاں تک۔ کنڈر گارٹن کے اصول پر دی جاسکتی ہے؟ میں نے اس پر غور کیا ہے۔ اور بہت غور کیا ہے۔ اور میں اس طریق سے مذہبی تعلیم میں ممد ہونے میں بہت مشکلات پاتا ہوں۔ کیونکہ کنڈر گارٹن سے مراد تجربہ اور مشاہدہ کے ذریعہ تعلیم دینا ہے۔ مگر مذہبی امور اعتقادات میں تجربہ اور مشاہدہ کا مسئلہ نازک ہوجاتا ہے۔ مثلاً خدا ہے اور ایک ہے۔ اس میں ایک بچہ کو تجربہ اور مشاہدہ کس رنگ میں ہوگا؟ ہاں عملیات میں ایک حد تک مشاہدہ کام دے سکیگا۔ مثلاً وضو کرتے ہوئے دکھادیا یا نماز پڑھتے ہوئے وغیرہ۔ بہرحال یہ عجیب سوال ہے۔ جو اسلامی مدرسوں کے منیجروں کے سامنے آنے والا ہے۔ اور اس پر ابھی سے غور ہونا چاہیئے۔

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد

حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد نے ایران کی موجودہ حالت پر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا پورا ہونا ایک اشتہار کے ذریعہ شائع کیا ہے۔ اب اس پیشگوئی نے مملکت ایران پر دوسری طرح جلوہ گری کی ہے۔ یعنے زلزلہ نے بھی ایرانی سلطنت کی تباہی میں ایک اور اضافہ کردیا ہے۔ ۲۳ جنوری گذشتہ کے زلزلہ نے لورستان میں ۵-۶ ہزار جانوں کے اتلاف اور اس سے دگنے مولیشیوں کے نقصان سے تہلکہ مچادیا ہے۔ بہت سے دیہات ہم سطح ارض ہوگئے ہیں۔

غرض یہ ایوان کسریٰ سخت ابتری کی حالت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اور دُنیا کی آنکھیں کھولے۔ تا وہ دیکھ سکے کہ خدا تعالیٰ کے مامور مرسل کی باتیں کس طرح پوری ہورہی ہیں۔

کفارہ کا پھل

انجیل میں لکھا ہے۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ فیروزپور میں ایک دیسی عیسائی کو سات سال کی عبور دریائے شور کی سزا ایک دس سالہ انگریز لڑکی کی عصمت دری کے اقدام میں ہوئی ہے۔ اگر کفارہ کے ذریعہ گناہوں کی معافی مل چکی ہے۔ تو بیچارہ دیسی عیسائی سخت گھاٹے میں رہا۔ جس نے اپنے مذہب کو چھوڑ کر نجات کو خریدا تھا۔ اور سمجھا تھا۔ کہ گناہوں سے آزادی ہوگئی مگر تعزیرات ہند نے اسے سبق دیدیا۔ کہ احمق! کفارہ سے نجات نہیں مل سکتی۔ نجات توبہ۔ اعمال حسنہ اور بالآخر فضل الٰہی پر موقوف ہے۔ جس سے گناہ کے جذبات پر موت وارد ہوجاتی ہے۔

نادان دوست

بقول وکیل مصری اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ نے سلطان روم سے التجا کی ہے۔ کہ بحیثیت خلیفہ اسلام ہونے کے ہندوستان کے مسلمانوں پر اثر ڈالیں۔ اور اُن کو ہدایت کریں۔ کہ انگریزی سلطنت مسلمانان ہندوستان کے لیئے خدا کی رحمت ہے۔

ہماری رائے میں یہ خبر سراسر غلط ہے۔ بیشک ۱۸۵۷ء کے غدر سے متاثر ہوکر انگریزوں نے سلطان عبد الحمید خان کا ایک فرمان ہندوستان میں شائع کیا تھا۔ جس میں اُنھوں نے از روئے منصب خلافت مسلمانوں کو انگریزوں کی اطاعت کی نصیحت کی تھی۔ لیکن یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ انگریزوں کا خواہ مخواہ مسلمانوں سے بدظن کیا گیا تھا لیکن جھوٹ کے پاؤں کتنے؟ دُنیا نے آخر دیکھ لیا کہ مسلمان کیسے اطاعت شعار ہیں۔

فی الحقیقت اس قسم کی غلط خبروں کی اشاعت مسلمانوں کی وفاداری پر ایک خطرناک حملہ ہے۔ جو مصر کے نادان دوست اخبارات نے کیا ہے۔ مسلمانان ہند گورنمنٹ انگلشیہ کے سچے فرمانبردار ہیں۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ ان کی وفاداری کی پر کسی قسم کا شبہ نہیں رکھتی۔ پھر اسے کیا ضرورت ہے کہ سلطان روم کو لکھے۔

چشتی صاحب کی کامیابی

ہمارے مکرم مولوی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند لاہور امتحان وکالت میں کامیاب ہوگئے۔ اس کامیابی پر میں چشتی صاحب کو صدق دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ ہرچند چشتی صاحب بعض مسائل میں ہمارے ساتھ مذہبی اختلاف رکھتے ہیں۔ مگر یہ ایک ظاہر امر ہے۔ کہ انھوں نے ہمیشہ اس پہلو میں سکوت سے کام لیا ہے۔ اور ہمارے مخالفین کی طرح وہ کبھی بھی میدان مخالفت میں نہیں نکلے۔ اس خاموشی سے بعض اوقات رفیق ہند کے اجرا کے دنوں میں نقصان بھی پہنچا۔ مگر اُنھوں نے اپنے ذاتی نقصان کو گوارا کیا اور نہ گوارا کیا۔ تو اس امر کو کہ رفیق ہند کو رزمگاہ بنائیں۔ اور بھی بہت سی خوبیاں چشتی صاحب میں ہیں۔ اس لیئے اس کامیابی پر مجھے خوشی ہوئی۔ اور میں نے پسند کیا کہ الحکم کے ذریعہ انہیں مبارکباد دوں۔

مدرسۃ الٰہیات کانپور

کانپور کے مدرسۃ الٰہیات کے ناظموں نے بڑی دور اندیشی کے ساتھ اپنے نصاب تعلیم میں براہین احمدیہ کو بھی رکھا ہے۔ جس سے کم از کم اُن کی فراخ حوصلگی کا پتہ ملتا ہے۔ اسی بنا پر میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ تصدیق براہین۔ فصل الخطاب۔ سرمہ چشم آریہ اور چشمہ معرفت اور جنگ مقدس جیسی کتابوں کو اپنے نصاب میں داخل کرکے اس کی تکمیل کرلیں گے۔ یہ کتابیں آریہ اور عیسائی مذہب کے لئے نہائت کارگر حربہ ہیں۔ اور اُن کو پڑھکر طلبار کو اس جدید علم کلام کا پتہ لگیگا۔ جو اِن قوموں کے مقابلہ میں بہت فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

تین تقریریں

جیسا کہ پہلے ظاہر کیا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریروں کا مجموعہ عنقریب شائع کردیا جائے گا۔ اور یہ اگلے دو نمبروں کا مجموعہ ہوگا۔ یہ تقریریں نہائت قابل غور ہیں۔ ان میں سے دو ایڈیٹر الحکم نے خود لکھی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو دکھائی گئی ہیں۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر کو آپ لکھا ہے۔ سالانہ قیمتوں کے وصول کرنے کے لیئے اور بقایا گذشتہ کی وصولی کی خاطر یہ مجموعہ تقاریر وی۔ پی ہوگا۔ اس لئے ناظرین مطلع رہیں۔

اسلامی دُنیا

مشن کالج بیروت۔ منتظمین کالج نے کالج کے مسلمان طلبہ میں سے ایک کے باپ کو جو رؤساء بیروت میں سے باثر اور سربرآوردہ شخص ہے لکھا۔ کہ ان دنوں مسلمان طلبہ انجیل کے سبق اور گرجا کی نماز میں شریک ہونے سے انکاری ہو کر ہڑتال کر رہے ہیں۔ جس سے کالج کے انتظام میں خلل آ رہا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ آپ حضرات اپنے لڑکوں کو اس قسم کی بدتہذیبی پر اکساتے ہیں۔ مگر ہم اس بات پر یقین نہیں کرتے۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ آپ اس خیال کی تردید اور اپنے سعادت مند لڑکوں کو ہدایت فرمائیں گے“ اس کا یہ جواب مکتوب الیہ کی طرف سے موصول ہوا“۔ مکرم بندہ خط پہنچا میں اپنے لڑکے کو عیسوی نماز اور درس انجیل میں شامل ہونے کی کبھی اجازت نہیں دونگا کیونکہ یہ امور دین اسلام کے مخالف ہیں۔ افسوس آپ آزادی کا دعوی رکھتے ہیں۔ اور تعصب پر عمل کرتے ہیں۔

آسٹریا کا بائیکاٹ۔ آسٹرین اموال کا بائیکاٹ آستانہ میں بدستور جاری ہے۔ البتہ جو کمیٹی ٹرکی و آسٹریا کے مابین اتفاق کرانے کے لئے منعقد ہوئی ہے۔ اس سے امید ہے کہ بائیکاٹ کو بند کریگی۔

بختیاری لوگ۔ اصفہان میں بختیاریوں میں اتفاق تام ہو گیا ہے۔ ابھی معلوم نہیں۔ کہ اہل تبریز کے ہمنوا ہونے کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ بہرحال جو لوگ ایران کے حالات سے واقف ہیں۔ ان پر ظاہر ہے کہ اب انقلاب کی نہ بجھنے والی آگ مشتعل ہو گئی ہے۔

اہل اصفہان۔ اہل اصفہان دول خارجہ سے بمنت التماس کر رہے ہیں۔ کہ ان کے حقوق بمنت دلائے جائیں۔ اور قانون اساسی جاری کیا جائے۔

ڈاکہ۔ جلفائے تبریز کے قریب کردوں نے ایک قافلہ جس میں ۳ ہزار اونٹ تھے۔ لوٹ لیا۔

قدس میں رومیوں اور عربوں کا فساد۔ پیشتر شائع ہو چکا ہے۔ کہ عرب اور روم کے عیسائیوں کے مابین قدس میں سخت فساد و فتنہ برپا ہے۔ حتی کہ اس کا اثر دائرہ محدود سے گزر کر عام مقامی رعایا کی تکلیف کا باعث ہوا۔ تازہ خبر ہے۔ کہ دولت علیہ نے اس فتنے کی آگ بجھانے کیلئے آستانہ کے چند فاضلوں اور باثر حضرات کا ایک کمیشن بصدارت ناظم پاشا گورنر شام منعقد کیا ہے۔ ممبران کمیشن آستانہ سے روانہ ہو کر گورنر سے ملاقی ہو چکے ہیں۔ اب امید ہے۔ کہ اس فتنہ بے ہنگام کا بخوبی تدارک ہو سکیگا۔

دولت علیہ۔ مسٹر سفیر آسٹریا نے باب عالی میں صدر اعظم سے وزیر خارجہ کے سامنے بڑی دیر تک گفتگو کی۔ موضوع بحث ایک تو یہ تھا۔ کہ دونوں گورنمنٹوں کے مابین جدید اصول پر تجارتی معاہدہ منعقد ہونا چاہئے۔ دوم یہ کہ معاوضہ طے شدہ ۲۵ لاکھ پونڈ کو چند قسطوں پر تقسیم کیا جائے۔ سوم البانیہ میں آسٹریا کی حمایت بحق فرقہ کیتھلک تسلیم کی جائے۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ کس نکتہ اعتدال پر فریقین کا اتفاق ہوگا۔ آسٹریا کے خلاف بائیکاٹ اب روبہ تنزل ہے۔ تازہ خبر ہے کہ آسٹروی مصنوعات کے جہاز بیروت وازمیر میں بدستور آ گئے۔ اور ان تاجروں نے جو بیشتر بائیکاٹ کے محرک و مؤید تھے۔ اس پر یقین کرنے کے بعد کہ آیا دونوں گورنمنٹوں کے مابین تصفیہ و اتفاق ہو گیا ہے۔ بدستور خرید و فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھا۔ علاوہ ازیں سنا گیا ہے۔ کہ ایک خاص نئی کمپنی نکلی ہے۔ جس کا سرمایہ ۲۱ ہزار پونڈ اور مقصد یہ ہے۔ کہ آسٹرین مصنوعات کے تختے مرتب کر کے بلاد عثمانیہ میں اُن کو رواج دے۔ اس کمپنی میں بہت سے عثمانی حصہ دار ہیں۔

عثمانی پریس۔ آستانہ میں دو ہزار آدمیوں کے مجمع نے پریس کی قانونی قیدوں کو نرم کرنے کی درخواست کا رزولیوشن پاس کیا۔

حمیت وطنی۔ مانٹی نگرو کی رعایا میں سے ایک شخص پورس نامی ناگہانی طور سے مر گیا۔ اس کا جنازہ اٹھانے کے لئے اورنٹیل ریلوے کے اُس اسٹیشن سے جو قسطنطنیہ میں واقع ہے۔ مزدور بلائے گئے۔ مگر مزدوروں نے کہا۔ کہ پورس آسٹریا کی رعایا میں سے تھا۔ اس لئے ممکن نہیں۔ کہ ہم اس کا جنازہ اٹھائیں۔ کیونکہ ترکوں نے آسٹریا کو ہر لحاظ سے بائیکاٹ کر دیا ہے۔ پولیس نے مزدوروں کو اطمینان دلایا۔ کہ شخص مذکور آسٹریا کی رعایا میں سے نہیں تھا۔ بلکہ وہ مانٹی نگرو کی رعایا میں سے تھا۔ اور اس کے ثبوت میں ضروری کاغذات بھی پیش کئے۔ اس وقت مزدوروں نے جنازہ اٹھانے پر رضامندی ظاہر کی۔ (شمس الحقائق)

انجمن جمعیت خیریہ۔ مصر کی مشہور انجمن جمعیت خیریہ اسلامیہ کی رپورٹ بابت ۱۹۰۸ء مصری اخبارات میں شائع کی گئی ہے۔ پچھلے سال اس انجمن کے ممبر (۵۱۶) اور معاون (۱۰۷) تھے۔ ان کا سالانہ چندہ (۱۸۷۸) پونڈ ہوا۔ (۱۰۷۴۲) پونڈ کی رقم انجمن کے پاس بطور راس المال کے موجود ہے۔ اور بہت زمینیں انجمن کے نام وقف کی گئیں ہیں۔ سال گذشتہ میں (۱۱۶۵) پونڈ انجمن کو چندہ سے وصول ہوئے۔ انجمن کے مدارس میں ۱۹۰۸ء کے آخر میں (۲۰۲۱) طلباء تعلیم پاتے تھے جن میں کے (۷۸۷) طلباء سے فیس نہیں لی گئی۔ اور (۱۳۲۳) طلباء نے تعلیم کی فیس ادا نہیں کی۔ خدیو نے ایک ہزار پونڈ کی سالانہ رقم انجمن کے لئے منظور کی ہے۔ انجمن کو پچھلے سال ہر قسم کی آمدنی سے (۱۵۲۱۱) پونڈ وصول ہوئے۔ اور (۱۱۲۲۵) پونڈ اس نے صرف کئے۔

ایران و دول خارجہ۔ ٹائمز کو پیٹرسبرگ سے تار موصول ہوا ہے۔ کہ ایران کے متعلق ایک طول طویل یادداشت مرتب کی گئی ہے۔ غالباً کل سفارت ایران کی طرف بھیج جائیگی۔ پہلی بار ہے۔ کہ ایران کے معاملات کا اس قسم کی یادداشت کے ذریعہ سے اعلان کیا جاتا ہے۔

محاصرہ تبریز۔ شاہی افواج تبریز پر حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہی ہیں۔

شورش طہران۔ لنڈن کے تاروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ طہران میں شورش روبترقی ہے۔ اصفہان کے تازہ حالات سُنکر شاہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

ترکی و بلغاریا۔ مذکورہ دونوں گورنمنٹوں کے مابین جو خلاف جاری ہے۔ اس کے رفع کرنے کے لئے روس نے ٹرکی کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے مجوزہ مطالبہ ۴ ملین ۸ لاکھ پونڈ میں تخفیف کر دے۔ اور ۳ ملین ۲ لاکھ ۵۰ ہزار رہنے دے جو کہ روس بلغاریہ کو قرض دینے پر تیار ہے۔

مقدونیہ کی حالت۔ دن بدن مقدونیہ کی حالت مخدوش ہو رہی ہے۔ اور انتظام خلل پذیر ہے۔

عثمانی قومی بینک۔ ٹرکی میں ایک قومی بینک کھلنے والا ہے جس کی بنیاد ڈالنے اور کاروبار چلانے کے لئے سرکاسل کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ (روزانہ)